ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۳ ماہ محرم ۱۳۶۱ ھ | ۱۰ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ تبلیغ ۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جگر اور معدہ کی ابھی پورے طور پر اصلاح نہیں ہوئی جس کی وجہ سے آپ کو حرارت کی شکایت رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ اور گیانی واحد حسین صاحب جماعت احمدیہ چندر کے منگولے کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بندش پیشاب کا پھر دورہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز عصر حافظ محمد امین صاحب ناصر آباد کی لڑکی استانی امینہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر حافظ صاحب کے لڑکے قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کی طرف سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ...

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

نہایت اہم امور کے متعلق ارشادات

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

(۵)

تحریک جدید کا چندہ

اس تیاری کے لئے (یعنی جنگ کے ختم ہونے پر وسیع پیمانہ پر تبلیغ کرنے کے لئے) پہلی ضروری بات یہ ہے۔ کہ دوست تحریک جدید میں چندہ دینے میں ہمت سے کام لیں۔ گزشتہ سال کی وصولی گزشتہ تین چار سالوں کی وصولی سے اچھی رہی ہے اور اس سال کے وعدے بھی زیادہ ہیں۔ افسوس کہ اس کے بعد وعدوں میں نمایاں کمی آگئی اور اس وقت وعدے گزشتہ سال سے بہت کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق دے۔ کہ بقیہ دنوں میں اس کی تلافی کر سکیں۔ گو یہ زیادتی کوئی نمایاں نہیں۔ لیکن اگر دوست کوشش کر کے اس زیادتی کو وصولی میں بھی قائم رکھیں۔ تو امید ہے۔ کہ آمد میں پچھلے سال کی نسبت دس پندرہ فیصدی کی زیادتی ہو گی۔ اور اس طرح اگر وصولی بھی اچھی ہو جائے تو تحریک جدید کا یہ آٹھواں سال بنیاد کے مضبوط کرنے کا موجب ہو سکے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے۔ میں اس روپیہ سے مستقل جائداد پیدا کر رہا ہوں۔

نہری زمین آٹھ ہزار ایکڑ

خریدی جا رہی ہے۔ تا اس سے چالیس پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی آمد ہو سکے۔ اور سلسلہ کے مستقل اخراجات کے لئے ہمیں جماعت سے چندہ مانگنا نہ پڑے۔ دراصل کاموں میں جو روک پیدا ہوتی ہے۔ وہ مستقل اخراجات کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اتنی آمد پیدا کرنے والی جائیداد خریدی جا سکے جس سے عملہ دفاتر وغیرہ کا خرچ چل سکے۔ اور ایسے مستقل اخراجات کے لئے جماعت سے چندہ نہ لینا پڑے۔ اور جو وقتی چندے لئے جائیں۔ وہ تبلیغ پر خرچ ہوں اور یہ بڑا اہم کام ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ دس بارہ ہزار ایکڑ زمین حاصل کی جا سکے۔ اور جب تک جماعت عمدگی کے ساتھ اور پوری توجہ سے

تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی

میں کوشش نہ کرے۔ یہ پورا نہیں ہو سکتا۔ جو زمین خریدی جا چکی ہے۔ اس میں سے بعض رقبے تو تین چار سال کے بعد ہی آزاد ہو جائیں گے یعنی ان کی قیمت ادا ہو جائے گی۔ اور بعض کی اقساط اگر ہم چندہ سے زمین کو پہلے ہی آزاد نہ کر والیں۔ تو چودہ پندرہ سال تک ادا ہوتی رہیں گی۔ پس یہاں سے جانے کے بعد ہر جماعت کے دوست کوشش کریں بلکہ ہر شخص چندہ تحریک جدید میں اپنا وعدہ لکھوائے۔ اور پھر اسے پورا بھی کرے۔ تحریک ہر ایک احمدی کو کی جائے۔ مگر جبر نہ کیا جائے۔ جو شخص چاہے حصہ لے۔ اور جو نہ چاہے۔ نہ لے۔

امانت فنڈ

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ امانت فنڈ کو مضبوط کیا جائے۔ اس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ پہلے اس میں صرف دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ آتا تھا۔ پچھلے سال میں نے تحریک کی تو اٹھارہ بیس ہزار آیا ہے۔ مگر یہ بھی کم ہے اگر دوست توجہ کریں۔ تو کم سے کم

لاکھ دو لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو سکتی ہے

ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ جنگ کے خطرات کے پیش نظر یا مکان بنانے کی نیت سے یا بچوں کی تعلیم اور ان کی شادیوں وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ روپیہ ضرور پس انداز کرتا رہے اور پھر اسے امانت فنڈ میں جمع کراتا رہے۔ تا مصیبت۔ یا ضرورت کے وقت کسی کے سامنے دست سوال نہ دراز کرنا پڑے۔ مجھے تو بیسیوں لوگوں نے کہا۔ کہ آپ کی اس تحریک سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ... ہمارے لئے کوئی صورت مکان بنانے کی نہ تھی۔ اور اس طرح بنا لیا۔ تو اس طرف دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

سادہ زندگی

تیسری چیز سادہ زندگی ہے۔ میں دیر سے اس کی طرف دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں۔ اور اب تو خدا تعالیٰ دنیا کو کھینچکر سادہ زندگی کی طرف لا رہا ہے۔ اب یہ عام شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ کپڑا نہیں ملتا۔ جرابیں نہیں ملتیں بنیانیں نہیں ملتیں۔ اور جو چیز ملتی ہے۔ وہ ایسی گراں ہے۔ کہ اسے خریدنا مشکل ہے۔ اور اگر جنگ لمبی ہو گئی۔ تو شاذ چند کروڑ پتی ہی ایسے ہوں گے۔ جو ان چیزوں کو خرید سکیں ورنہ باقی سب کو مجبوراً اپنی زندگی میں سادگی اختیار کرنی پڑے گی۔ آج ہزاروں لوگ ہیں۔ جو مجبور ہو کر اسے اختیار کر رہے ہیں۔ اور جن احمدیوں نے میرے کہنے پر اسے اختیار کیا۔ وہ کتنے فائدہ میں رہے۔ کہ اس سے انہیں ثواب بھی حاصل ہو گیا۔ میری طرف سے اس تحریک کے بعد مختلف ممالک میں حکماً ویسی باتیں جاری کی گئیں۔ مسولینی نے حکم دیا کہ گوشت کی صرف ایک ہی پلیٹ استعمال کی جائے جرمنی میں بھی ایسے احکام دیئے گئے ہیں۔ اور ڈاکٹر گوئبلز نے کہا ہے۔ کہ جب تک تمام لوگ اپنے اخراجات میں بچت نہ کریں گے۔ کام نہ چل سکے گا۔ امریکہ میں مسٹر ونڈل ولکی نے جو انتخاب صدر کے موقعہ پر مسٹر روزویلٹ کے مدمقابل تھے۔ کہا ہے کہ ہمیں اپنے کھانے پینے اور پہننے میں پوری پوری سادگی سے کام لینا چاہیئے۔ انگلستان میں بھی خود بخود اپنے

کھانے اور پہننے پر قیود

عائد کر لی گئی ہیں۔ یہی تو تحریک جدید جو میں نے جاری کی تھی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے سب ممالک کے لئے جبری طور پر دلا دیا ہے۔ اور شاید ہندوستان میں بھی ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ لوگ مجبور ہو کر اسے اختیار کریں بظاہر ایسا دکھائی دیتا ہے۔ کہ ایسے دن آ رہے ہیں۔ کہ روٹی روتے ہوئے گلے سے اترے گی۔ مگر احمدی مطمئن ہوں گے۔ کہ ہم نے اپنے خلیفہ کی بات مان لی۔ اور اس طرح ثواب بھی حاصل کر لیا۔

جو چیز دوسرے لوگوں نے مجبور ہو کر کی۔ وہ ہمارے لئے ثواب کا موجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ زندگی ہمیں خدمت خلق کے لئے دی ہے۔ اور اگر کھانے پینے پہننے بیٹھنے اٹھنے میں تکلیف ہو تو ایسے اثرات پیدا ہوں گے۔ کہ یہ مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ اور امیر و غریب اکٹھے نہ ہو سکیں گے۔ ہمارے ملک میں

امیروں اور غریبوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہے

وہ ایک دوسرے سے میل جول اور کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ پیروں نے بھی ان کو غلط راستہ پر لگا دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے ابھی تک بعض لوگ مجھے ملنے آتے ہیں تو وہ پیروں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو ہزار منع کرو۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بطور انکسار منع کرتے ہیں۔ ورنہ ہمیں ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ان پیروں نے کس طرح

انسانیت کو ذلیل کر دیا ہے۔

میں تو کہتا ہوں۔ اگر کوئی حکومت آئے تو سب سے پہلے ان کو پکڑے۔ ان سب کو کنسنٹریشن کیمپوں میں بھیج دینا چاہیئے۔ احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ انسانیت کو بلند کیا جائے۔ لیکن ابھی تک احمدیوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو ان باتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم منع کرتے ہیں تو سمجھتے ہیں۔ کہ انکسار کرتے ہیں۔ حالانکہ مجھے ان باتوں سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ میرے سامنے جب کوئی ہاتھ جوڑتا ہے۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھے مار رہا ہے۔ اور در اصل کسی کے ایسا کرنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مار پڑ رہی ہے۔ کہ احمدی جماعت ابھی تک

قوم کی اصلاح

میں کامیاب نہیں ہوئی۔ پس امیر و غریب کا امتیاز نہایت خطرناک چیز ہے۔ اور اسے جلد از جلد مٹانا ہمارا فرض ہے۔ میرا ایک عزیز تھا۔ میرے مونہہ سے تھا نکلا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہے۔ مجھے اس سے محبت نہیں عشق تھا۔ مگر ایک دفعہ اس کے مونہہ سے یہ فقرہ نکلا۔ کہ فلاں علاقہ کے احمدی بھی عجیب ہیں۔ نہ موقعہ دیکھتے ہیں اور نہ وقت۔ اور ملنے آ جاتے ہیں۔ پس اس دن کے بعد سے میں اپنے اور اس کے درمیان ایک دیوار حائل پاتا ہوں۔ یہ ذہنیت نہایت خطرناک ہے۔ اور جب تک ہم اس سانپ کا سر نہیں کچل دیتے۔ اس وقت تک اسلام کو دنیا میں غالب نہیں کر سکتے۔ جب تک یہ ذہنیت موجود رہے گی۔ کہ تم اور ہو اور میں اور ہوں۔ اور اگر ہم میں تو نہیں مگر ہماری اولادوں میں یہ ذہنیت موجود رہے گی۔ تو کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔

مسلمان کی زندگی تکلفات سے پاک ہونی چاہیئے۔

میں نے کل ہی سنایا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ایک زمانہ میں حضرت ابو ہریرہ کو ایک جگہ کا گورنر بنا دیا گیا۔ انہی ایام میں ایران کی فوجوں کو شکست ہوئی۔ اور جو اموال کسریٰ کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں وہ رومال بھی تھا جو کسریٰ اپنے تخت پر بیٹھنے کے وقت استعمال کیا کرتا تھا۔ اموال کی جب تقسیم ہوئی۔ تو وہ رومال حضرت ابو ہریرہ کے حصہ میں آیا۔ اب بھلا ایک سیدھے سادے مسلمان کی نگاہ میں ہر چیز کیا حقیقت رکھتی تھی۔ اتفاقاً انہیں کھانسی ہوئی۔ اور انہوں نے بلغم اس رومال میں پھینک دی۔ اور پھر کہنے لگے بخ بخ ابو ہریرہ یعنی واہ بھئی ابو ہریرہ۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے شوق میں میں ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا اور اس وجہ سے کئی کئی فاقے آ جاتے تھے۔ اور میں شدت ضعف کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے

مرگی کا دورہ

پڑا ہے۔ اور چونکہ عربوں میں رواج تھا۔ کہ جب کسی کو مرگی کا دورہ ہو۔ تو اسے جوتیاں مارتے تھے۔ اس لئے میرے سر پر جوتیاں مارتے تھے۔ کبھی تو وہ حالت تھی۔ اور کبھی آج یہ حالت ہے کہ وہ رومال جو کسریٰ تخت پر بیٹھنے کے وقت استعمال کرتا تھا۔ وہ میرے قبضہ میں ہے۔ اور میں اس میں بلغم پھینک رہا ہوں۔ اس طرح گویا حضرت ابو ہریرہ نے یہ بتایا۔ کہ مومن کو چاہیئے۔ کہ ظاہری تکلفات میں مبتلا نہ ہو۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی ایسی بنائیں۔ کہ امیر و غریب کا کوئی فرق نظر نہ آئے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ جب بھی میں کسی دعوت وغیرہ پر جاتا ہوں۔ تو وہاں ایک جگہ

نمایاں طور پر

گاؤ تکیہ وغیرہ لگا ہوتا ہے۔ میں نے ہمیشہ منع کیا ہے۔ مگر پھر بھی دوست ان باتوں کو چھوڑتے نہیں ؛

وقف زندگی

تبلیغ کے لئے تیاری کے ضمن میں ایک اور ضروری تحریک وقف زندگی کی ہے پہلے پہل جب یہ تحریک کی گئی۔ تو بہت سے نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ مگر اب اتنے نہیں کرتے۔ اس لئے میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

تبلیغ کے لئے

اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آج وہ دن ہیں کہ انسان چنوں کی طرح بھونے جا رہے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ وہ خود ہی اپنی جانوں کو خدا تعالیٰ کے لئے دے دیں۔ آج جب ہر چیز پر وبال آ رہا ہے۔ تو کیا اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دینا بہتر نہیں۔ پس

گریجوایٹ یا انٹرنس پاس مولوی فاضل نوجوان

اپنی زندگیوں کو وقف کریں۔ جلد از جلد ضرورت ہے کہ نوجوان اپنے نام پیش کریں۔ جو نوجوان آج اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ چھ سال میں تیار ہو سکیں گے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو۔ کہ اس وقت جو استاد ہیں سلسلہ میں وہ بوڑھے ہیں۔ ممکن ہے جب موجودہ نوجوان تیار ہو جائیں۔ تو یہی کورس چار سال میں ختم کرایا جا سکے۔ بہرحال آج زندگی وقف کرنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ تا ابھی سے ان کی تیاری کا کام شروع کر دیا جائے۔ اس وقت گو ہندوستان سے باہر مبلغ نہیں بھیجے جا سکتے۔ مگر

جنگ کے بعد

بہت ضرورت ہوگی۔ فی الحال ہمیں ہندوستان میں ہی تبلیغ کے کام کو بڑھانا چاہیئے۔ اور باہر کا جو راستہ بند ہو چکا ہے۔ اس کا کفارہ یہاں ادا کرنا ضروری ہے۔ پس کیوں نہ ہم یہاں اتنا زور لگائیں۔ کہ جماعت میں ترقی کی رفتار سوائی یا ڈیوڑھی ہو جائے۔ اور دو تین سال میں ہی جماعت دوگنی ہو جائے۔ جب تک ترقی کی یہ رفتار نہ ہو۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہمارے سامنے بہت بڑا کام کیلئے ہے۔

پونے دو ارب مخلوق ہے جسے ہم نے صداقت کو منوانا ہے

اور جب تک باہر کے راستے بند ہیں ہندوستان میں ہی کیوں نہ کوشش زیادہ کی جائے بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم تبلیغ کا کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم عالم نہیں ہیں۔ مجھے تو یہ کبھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ ایک احمدی یہ خیال کس طرح کر سکتا ہے۔ کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ احمدی سے زیادہ عالم اور کون ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ تو اگر جہالت کی بات بھی جانیں۔ تو سمجھتے ہیں کہ وہ عالم ہو گئے۔ مگر بعض احمدی اس قدر دینی امور سے واقف [illegible] ہونے کے باوجود سمجھتے ہیں۔ کہ وہ علم نہیں رکھتے۔ اور اس وجہ سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ میرے ایک دوست نے جو عزیز بھی ہیں سنایا کہ وہ ایک دفعہ شکار کے لئے گئے۔ اور ایک ہرن شکار کیا۔ ان کا نوکر ساتھ تھا۔ وہ ان کے پاس پہونچا۔ اور کہنے لگا۔ کہ کیا آپ کو

ہرن ذبح کرنے کی تکبیر

آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ہر جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ وہ کہنے لگا بس معلوم ہو گیا۔ آپ کو ہرن کی تکبیر نہیں آتی۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ کیا تکبیر ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ ہرن کو لٹا کر اس کی گردن پکڑ کر کہنا چاہیئے۔ کہ تو لوگوں کے کھیت کھاتی۔ اور مزے اڑاتی تھی۔ اب آئی تیری شامت اللہ اکبر۔ اب دیکھو وہ بے چارہ ایک

جہالت کے خیال میں

مبتلا تھا۔ مگر اسے بھی علم سمجھ کر لوگوں میں پھیلانا چاہتا تھا۔ مگر تمہیں اتنے علوم سکھائے گئے ہیں۔ پھر بھی تم سمجھتے ہو کہ تم عالم نہیں ہو کونسا علم ہے جو قرآن کریم میں نہیں۔ تم تو علم النفس۔ اور دوسرے علوم کے وہ مسائل جو تمہیں سکھائے گئے ہیں۔ دوسروں کو سناؤ۔ تو

بڑے بڑے عالم

حیران رہ جائیں۔ میں تو حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ ایک احمدی کس طرح یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسے کچھ نہیں آتا۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہر انسان پر قرآن نازل ہو۔ اور ہر انسان اسی صورت میں سمجھ سکتا ہے

کہ اسے فرشتے سمجھانے کے لئے آئیں۔ جو علم نہیں رکھتے۔ وہ دوسروں کے علوم سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ سلسلہ کی کتب اور اخبار ورسائل کیوں نہیں پڑھتے۔ اور اس طرح علم حاصل نہیں کرتے۔

ہندوؤں میں تبلیغ

یاد رکھو۔ کہ ہمارے ذمہ دُنیا کی فتح کا کام ڈالا گیا ہے۔ اور یہ کام بہت اہم ہے۔ اس کے لئے ایک بہت بڑی جماعت کی ضرورت ہے۔ اور اس واسطے ہندوستان میں جماعت کا بڑھانا بہت ضروری ہے۔ اور تبلیغ کرتے ہوئے

غیر قوموں کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی ضرورت

ہے۔ اس ملک میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کی نسبت تین گنا ہے۔ صرف برطانوی ہندوستان کی آبادی ۳۲-۳۳ کروڑ ہے۔ اور اس میں سے صرف تین چار ہزار کا سال بھر میں احمدی ہونا کوئی کام نہیں۔ اس لئے تبلیغ کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بالخصوص ہمسایہ اقوام کے سامنے محبت اور پیار سے اسلام کو پیش کرنا چاہیئے۔ ان سے کہو۔ کہ تم ہمیں تبلیغ کرو۔ اپنی باتیں سناؤ۔ اور ہماری سُنو۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ بات چیت کرنی ہو۔ تو اپنا کوئی پنڈت یا گیانی لاؤ۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ایسی باتوں کی وجہ سے ہی وُہ گھبراتے ہیں۔ اور بات سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کُھلے دِل سے ان کی باتیں سُنو۔ اس میں گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ آخر کار وُہ تمہارے ساتھ شامل ہونگے پانی ہمیشہ نیچے کی طرف ہی بہتا ہے۔ تم بہت اونچے ہو۔ اس لئے پانی انہی کی طرف جائے گا اللہ تعالے نے ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وُہ

ہندو قوم کو ترقی دینا

چاہتا ہے۔ وُہ تو چاہتا ہے۔ کہ ان بنیوں کو دین کی حکومت عطا کرے۔ مگر یہ لوگ سوراج کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور اس عزت سے بے پرواہ ہیں۔ جو اللہ تعالے ان کو دینا چاہتا ہے۔ اور جو اسلام کو قبول کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ تمام ہندوستانیوں کی عزت بڑھے گی۔ عربوں نے ایک زمانہ میں اسلام کی خدمت کی تھی۔ اور اس وجہ سے آج گو وُہ ہر لحاظ سے گر چکے ہیں۔ پھر بھی مسلمان ان کی خدمت کرتے ہیں۔ جہاں کوئی عرب نظر آئے۔ اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ آیئے عرب صاحب آیئے۔ عرب صاحب تو جہاں جہاں احمدیت پھیلے گی۔ وہاں جو ہندوستانی جائے گا۔ وہاں کے احمدی اس کی عزت کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ یہ ہمارے سردار ہیں۔ اس ملک سے آئے ہیں۔ جس میں قادیان واقع ہے۔ انہیں عزت سے بٹھائیں گے۔ اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کریں گے۔ تو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے ساتھ

ہندوستانیوں کی عزت

بھی بڑھے گی۔ اور ہر جگہ احمدی ان کی عزت کریں گے۔ یہاں سے چونکہ انہیں ہدایت حاصل ہوئی ہوگی۔ اس لئے اس ملک کے ہر باشندہ کو خواہ وُہ ہندو ہو۔ یا سکھ عیسائی۔ یا کسی اور مذہب کا دیارِ محبوب کا باشندہ سمجھ کر اس کی عزت کریں گے۔

اب دیکھو۔ اس عزت کے مقابل میں

سوراج کی حقیقت ہی کیا ہے

مگر افسوس کہ ہندوؤں نے اس سوال کو اس نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا۔ پہلے جو نبی آتے تھے۔ وُہ مخصوص قوموں اور مخصوص ملکوں کے لئے ہوتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالے نے ساری دُنیا کی ہدایت کے لئے مامور فرمایا ہے اور احمدیت نے دُنیا کے کناروں تک پھیلنا ہے اور اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالے دُنیا کے کناروں تک ہندوستانیوں کا روحانی ادب اور رُعب قائم کرے گا۔

ضروری اعلان

مولوی ظہور الحسن صاحب کو بذریعہ اعلان ہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ فوراً قادیان پہونچیں۔ اور مجھے آکر ملیں۔

نوٹ:۔ جس جگہ وُہ ہوں۔ اس جماعت کے احباب کا فرض ہے۔ کہ وُہ فوراً ان کو اس اعلان سے آگاہ کرکے تعمیل کرائیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

چولہ حضرت بابا نانک صاحب رح

حضرت بابا نانک صاحب کی تاریخی یادگار چولہ صاحب کو باباجی سے الگ کرنے کی غرض سے سکھ کتب میں جو کچھ ردوبدل کیا گیا۔ اور جو جو نئی باتیں داخل کی گئیں۔ ان کے نمونے ناظرین پچھلی اقساط میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس ضمن میں مزید حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔

سکھ بھائیوں کے مشہور عالم بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ چولہ گورو صاحب کی عراق اور عرب کے اولیاء۔ پیروں۔ اور فقیروں پر فتح کی نشانی تصور کرکے اب تک ڈیرہ بابا نانک میں رکھا ہوا ہے" (نانک پرکاش حاشیہ صفحہ ۹۱۲)

بھائی صاحب کا مندرجہ بالا خیال بھی ایک نیا خیال ہے۔ گیانی گیان سنگھ صاحب نے اس بات کو صریح الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ چولہ صاحب کی موجودگی سے مسلمانوں کو حضرت بابا نانک صاحب کو مسلمان قرار دینے کا موقعہ ملا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے بیدی صاحبان کو جن کے قبضہ میں چولہ صاحب ہے۔ بہت کچھ کہا ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے تو اس چولہ صاحب کی موجودگی کو یہاں تک محسوس کیا۔ کہ اس کو جلا دینے کی تجویز سکھ صاحبان کے سامنے پیش کی۔ ان حالات میں چولہ صاحب کو باباجی کی مسلمانوں پر فتح کی نشانی قرار دینا خلافِ حقیقت بات ہے۔ بلکہ اصلیت یہی ہے۔ کہ چولہ صاحب باباجی کے اسلام پر ایک زندہ گواہ ہے جس کو ہندوؤں اور سکھوں نے بھی محسوس کیا۔ اس چولہ صاحب کے درشن کرنے سے حضرت بابا نانک صاحب کی حقیقی تصویر انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جیسا کہ سکھ مذہب کے مشہور عالم سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب کی اجازت اور ریاست نابھہ کے خرچ سے تیار شدہ کتاب "گور دھام دیدار" میں مرقوم ہے:۔

"اب (چولہ صاحب کے) درشن کرنے سے گورو نانک جی کے درشن ہوتے ہیں اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے"

(گور دھام دیدار صفحہ ۳۰)

مندرجہ بالا حوالہ میں صریح الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ چولہ صاحب کے درشن اصل میں حضرت بابا نانک صاحب کے درشن ہوتے ہیں۔ گویا باباجی کی زندگی چولہ صاحب سے الگ نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

جب نظر پڑتی ہے اس چولہ کے ہر ہر لفظ پر
سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وُہ فرخ گہر

پس بھائی ویر سنگھ صاحب کا اس چولہ کو اہلِ اسلام پر فتح کی نشانی قرار دینا صحیح نہیں اگر یہ چولہ فتح کی نشانی سمجھا گیا ہوتا۔ تو ہمارے سکھ دوست اور خود بھائی ویر سنگھ صاحب اس کو مشتبہ کرنے کی کوشش کیوں کرتے۔

بھائی صاحب موصوف کے برعکس پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم نے جو سکھوں میں اچھے عالم سمجھے گئے ہیں۔ اس چولہ کو باباجی کے اسلام کی نشانی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:۔

"چولہ گورو نانک صاحب کا جس پر کئی قسم کے حروف لکھے ہوئے ہیں۔ عبشہ ولایت میں دین میں شامل کرنے کے لئے ایک بادشاہ نے گورو نانک صاحب کو پہنایا تھا۔ جو اب تک گورو نانک صاحب کے ڈیرے بابا کابلی سنگھ جی بیدی کے گھر میں ہے۔ میلوں پر سب کو درشن کرایا جاتا ہے" (گورتیرتھ سنگرہ صفحہ ۲۳۳) چھاپہ پتھر

ایک صاحب چولہ صاحب کو اہل اسلام پر فتح کی نشانی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور دوسرے اس کو باباجی کے دین میں شامل ہونے کی نشانی بیان کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری اس چولہ کو مشتبہ کرنے کے لئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"شری گورو نانک صاحب سے متعلق لکھی ہوئی جنم ساکھیوں میں جو اب تک ملی ہیں۔ سب سے پرانی جنم ساکھی وُہ ہے جس کو ولایت والی۔ اور حافظ آباد والی جنم ساکھی کہا جاتا ہے۔ اس میں کسی چولہ کا ذکر نہیں۔ اور نہ بھائی منی سنگھ والی جنم ساکھی میں ہے"

(نانک پرکاش حاشیہ صفحہ ۹۱۳)

اب ناظرین خود ہی غور فرمالیں۔ کہ ایک طرف تو بھائی ویر سنگھ صاحب اس چولہ کو مسلمانوں کی شکست کی نشانی قرار دیتے ہیں اور دوسری

طرف خود ہی اس نشان کو کمزور کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور ایسی کمزور باتوں کا سہارا لئے ہیں۔ جو محققین کے نزدیک مضحکہ خیز ہیں۔ بھائی صاحب نے حافظ آباد والی اور ولائت والی جنم ساکھی کو ایک ہی تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ ولائت والی جنم ساکھی کو شری گورو سنگھ سبھا لاہور نے انڈیا آفس لنڈن سے منگوا کر ۱۸۸۴ء میں شائع کیا تھا۔ اور حافظ آباد والی جنم ساکھی ۱۸۸۵ء میں بقول بھائی ویر سنگھ مسٹر میکالف نے اپنے خرچ پر شائع کی۔ اور اس میں بعض مقامات پر ردو بدل کر دیا۔ خصوصاً وہ حصے جو حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام پر روشنی ڈالتے تھے تبدیل کر دیئے گئے۔ مسٹر میکالف کی شائع کردہ جنم ساکھی کے بعض مقامات کے فرق کا بھائی ویر سنگھ صاحب کو خود بھی اعتراف ہے۔ (دیکھو پوراتن جنم ساکھی شائع کردہ بھائی ویر سنگھ دیباچہ صٓ) میں اپنے اس مضمون کی قسط نمبر ۳ میں اس ردو بدل کے بعض نمونے پیش کر آیا ہوں۔ اور بتا آیا ہوں۔ کہ جہاں جہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام تھا اس کو بالکل بدل دیا گیا ہے۔

اسی جنم ساکھی کو بنیاد کر کے بھائی ویر سنگھ صاحب نے ۱۹۲۶ء میں اور پھر ۱۹۳۱ء میں شائع کیا تھا۔ آپ نے وہ کمی بھی پوری کر دی جو مسٹر میکالف سے رہ گئی تھی۔ مثال کے طور پر میں چند ایک حوالہ جات نقل کرتا ہوں۔ جو بھائی صاحب کے ردو بدل کو واضح کر دیتے ہیں۔

ولائت والی جنم ساکھی شائع کردہ شری گورو سنگھ سبھا لاہور ۱۸۸۴ء	شائع کردہ بھائی ویر سنگھ ۱۹۳۱ء
قرآن کتیب کمائیے ÷ بھوونٹی ات تن لائیے (صلالہ) (نوٹ) یہ مندرجہ بالا شبد میکالف کی شائع کردہ جنم ساکھی کے صفحہ ۱۷۰ پر اور جنم ساکھی بھائی بالا اڑی کے صفحہ ۴۱۲ پر اور جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی کے صلالہ ۳ پر موجود ہے۔	پوتھی پوران کمائیے بھوونٹی ات تن لائیے (صلا) بھائی صاحب نے "قرآن کتیب" کی بجائے "پوتھی پوران" کر دیا۔
ک۔ کلمہ یاد کر نفع اور زکٰوت بات نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہونہ مات (صلالہ)	یہ شلوک بالکل ہی نکال دیا گیا ہے۔
ل۔ لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کریں کچھ تھوڑا بہت کھٹیا اپنا آپ ونجیں م۔ محمد من توں من کتیباں چار من خدائے رسول نوں سچائی در بار (صلالہ)	یہ شلوک بھی بھائی صاحب نے نکال دیئے ہیں۔
قاضی رکن دین صاحب کے سوال پر کہ جو لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند نہیں اور شرابیں پیتے ہیں۔ ان کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔ باباجی نے جواب میں فرمایا۔ حضرت جو فرمایا فتوے منجھ کتاب بے نمازاں تے سگ بھلے جو راتی رہن جاگ دتی بانگ نہ جاگنی سُتے رہے سنجاگ ہڈپلیتی تن کے مورکھ نال جنا بھاگ سنت فرض نہ منی نہ منی امر کتاب دوزخ اندر ساڑیں جے تنہیں چاڑھ کباب گھنی خواری تن کو جو پیندے بھنگ شراب سور شرع منع ہے بیجا بھنگی ماہ جاون ستے نفس کے دوکھ گھناسہی رواہ روز قیامت ونس کو پوسی ہوہ کلوان تت دن پربت اُڈسن پنجے جویں کپاہ قاضی ہور نہ ہیسو ہیسی آپ اللہ حقو ہی سب ہیسی تو والی درگاہ طلباں پوسن عاقباں پکیتے جنہاں گناہ دوزخ بند چلایئے گل طبق مونہہ سیاہ عملاں والے تت دن ہوسن بے پرواہ سئی چھٹے نانکا حضرت جہاں پناہ (صلالہ)	بھائی ویر سنگھ صاحب نے اس سارے شبد کو نکال دیا ہے۔ اور اس کی جگہ حضرت بابا نانک صاحب کا مندرجہ ذیل شبد لکھ دیا ہے۔ نانک آکھے رے منال سنیئے سکھ صحیح لیکھا رب منگیا بیٹھا کڈھ وہی طلباں پوسن عاقباں باقی جنہاں رہی عزرائیل فرشتہ ہوسی آ تری آون جاون تہ سبھی بھیڑی گلی بھی کوڑ نکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی (صلالہ)
ہے۔ ہیبت تت دن کی جس دن عدل کرے باب اساڈے رکن دین کیہا حکم کرے (صلالہ)	یہ شلوک بھی نکال دیا گیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ آج جس جنم ساکھی کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے چھپنے سے ایک سال بعد ہی اس میں ردو بدل کرنا شروع کر دیا گیا تھا۔ اور اس میں بھائی ویر سنگھ صاحب نے نمایاں حصہ لیا ہے۔

اس کے علاوہ جب ہم اس جنم ساکھی کے سب سے پہلے ایڈیشن پر غور کرتے ہیں۔ جو کہ شری گورو سنگھ سبھا لاہور نے ۱۸۸۴ء میں شائع کیا تھا تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نامکمل ہے یعنی اس جنم ساکھی کے بعض درمیانی صفحات دستیاب نہیں ہو سکے۔ جیسا کہ اس میں مرقوم ہے۔ (۱) "اس کے آگے اصل نسخہ میں دو ورق نہیں تھے" (ولائت والی جنم ساکھی صلالہ) (۲) "اصل نسخہ میں دو ورق نہیں تھے" (ولائت والی جنم ساکھی صلالہ)

ان حالات میں اس جنم ساکھی کو آڑ بنا کر چولہ صاحب کو مشتبہ کرنا دیانت داری کے خلاف ہے۔ عین ممکن ہے کہ ان صفحات میں ہی چولہ صاحب کا تفصیل سے ذکر ہو۔ اور کسی بھائی نے ان اوراق کو پھاڑ ڈالا ہو۔ کیونکہ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ سکھ صاحبان نے حضرت بابا نانک صاحب کے نشان پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنی کتب میں ردو بدل کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ جس کی مثال میں پیش کر چکا ہوں۔

اگر ہم فرض کے طور پر اس بات کو تسلیم بھی کریں۔ کہ ولائت والی جنم ساکھی میں چولہ کا ذکر نہیں۔ تو یہ کوئی دلیل نہیں کہ جس کی بناء پر چولہ صاحب کا انکار کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اور اس کی مثالیں سکھ لٹریچر میں بھی موجود ہیں۔ اور خود اس جنم ساکھی سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ جیسا کہ رسالہ پھولواڑی میں مرقوم ہے۔ "پوران جنم ساکھی میں بغداد کی ساکھی کوئی نہیں" (جلد ۸ علا صفحہ) پوراتن جنم ساکھی ولائت والی جنم ساکھی کو ہی کہتے ہیں۔ اب اگر چولہ صاحب کا ذکر نہ ہونے سے اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا حضرت بابا نانک صاحب کے بغداد شریف جانے کا بھی انکار کیا جائے گا۔ کیونکہ اس جنم ساکھی میں اس کا بھی ذکر نہیں۔ بھگوتن سنگھ صاحب نے ایک پنتھ پرکاش لکھا ہے۔ جس کو بھائی ویر سنگھ صاحب کے اخبار خالصہ سماچار کے مینیجر نے شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق ایڈیٹر صاحب خالصہ سماچار کی مندرجہ ذیل رائے ہے۔ جو عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں پر روشنی ڈالتی ہے "بھگوتن سنگھ صاحب کا پنتھ پرکاش پنتھ کا اتہاس ہے۔ اسمیں دس گورو صاحبان کی زندگی کے حالات بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہاں تک کہ دوسرے تیسرے چوتھے۔ پانچویں چھٹے ساتویں۔ آٹھویں اور نویں گورو کی زندگی کے حالات چند سطور میں ہی لکھے ہیں۔ پانچویں گورو کا گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنا مذکور نہیں۔ اور لاہور میں گورو ارجن صاحب کو جو تکالیف پیش آئی تھیں وہ بھی نہیں لکھیں چھٹے گورو کے جنگ وجدل نہیں لکھے۔ امرتسر کا آباد ہونا بھی مرقوم نہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ یہ تمام واقعات ہوئے نہیں؟ (گورو پدہ زستے حصہ دوم صلالہ)

اسکے علاوہ گیانی ہرا سنگھ صاحب پشاوری کی مندرجہ ذیل تحریر بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ "کک کہ وساکھ" والے مضمون میں جو بھائی گورداس کے کلام کا حوالہ پیش کر کے بھائی بالا کا فرضی وجود ہونا ثابت کیا گیا ہے وہ دلیل کے بغیر ہے۔ اسلئے قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ بھائی گورداس صاحب نے صرف نمونہ کے طور پر ہی بعض سکھوں کے نام بیان کئے ہیں۔ یہ کہنا کہ چھ گورو صاحبان کے تمام سکھوں کے نام دیئے ہیں غلط ہے ..... اگر یہ کہا جائے کہ قریبی سکھوں کے ضرور لکھ دیئے ہیں۔ تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ رائے بلار

ہر دیال مل اور بے بے نانکی اور گورو صاحب کا خسر اور ساس بھی آخر گورو صاحب کے معتقد ہو گئے تھے۔ اور دیوان کوڑا مل رائے بلوندستا ڈوم وغیرہ کا نام بھی کوئی نہیں دیا گیا۔ اس لئے یہ دلیل بھائی بالا کے انکار کے لئے کافی نہیں ؎

(پھلواڑی ص ۶۷۹ جیٹھ ہاڑ ۱۹۸۳ بکرمی)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کہ سکھ علماء بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا اس لئے اگر بقول بھائی ویر سنگھ صاحب ولایت والی جنم ساکھی میں چولہ صاحب کا ذکر نہیں۔ تو اس سے چولہ صاحب پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ بلکہ یہ بات ان کتب کے نامکمل ہونے کی دلیل ہے۔

ہم یہ [illegible] سمجھتے ہیں کہ اس نامکمل جنم ساکھی میں باباجی کو خدا کی طرف سے ایک خلعت ملنے کا ذکر صاف الفاظ میں موجود ہے۔ جس کو "سرو پاؤ" کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ جو جنم ساکھی بھائی بالا کے مذکورہ خلعت کی تائید کرتا ہے۔ جیسا کہ پوراتن جنم ساکھی میں مرقوم ہے:۔

"تب گورو نانک (خدا کے) پاؤں پڑا۔ سرو پاؤ درگاہ سے باباجی کو ملا" ص ۳۰

اس کی موجودگی میں یہ کہنا کہ پوراتن جنم ساکھی میں چولہ کا ذکر نہیں۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ غالب گمان ہے۔ کہ اس جنم ساکھی کے جو اوراق ضائع کئے گئے ہیں ان میں اس "سرو پاؤ" کی تفصیل ہوگی۔ جس کو سکھ صاحبان نے جنم ساکھی سے نکال دیا۔ تا چولہ صاحب کی صداقت ظاہر نہ ہو سکے بے شک اس جنم ساکھی میں "سرو پاؤ" کا لفظ ہے۔ خلعت کا لفظ نہیں۔ لیکن معنوں کے لحاظ سے یہ دونوں لفظ ایک ہی ہیں۔ جیسا کہ لغت میں مرقوم ہے:۔

خلعت:۔ سرو پاؤ۔ جوڑا۔ بخشش۔

(پنجابی باشبد بھنڈار مصنفہ بشن داس صاحب پوری ایم اے رلیوڈ ٹرانسلیٹر محکمہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مفید عام پریس لاہور) پس لغت کے مندرجہ بالا حوالہ کے مطابق جنم ساکھی بھائی بالا کے بیان کردہ "خلعت" اور بھائی گورداس کی مذکورہ "بخشش" اور ولایت والی جنم ساکھی میں مرقومہ "سرو پاؤ" کے ایک ہی معنے ہیں۔ جو لفظ "خلعت" کے بیان کئے گئے ہیں۔ اور "خلعت" کو خود بھائی ویر سنگھ صاحب نے "چولہ" سے تعبیر کیا ہے۔ اور سکھوں کے مشہور عالم پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم نے "سرو پاؤ" لفظ کو "چولہ" سے تعبیر کیا ہے۔ دیکھو گورنتیر تھ سنگرہ ص ۲۳۵۔ پس کسی سکھ دوست کا یہ کہنا کہ ولایت والی جنم ساکھی میں چولہ صاحب کا ذکر نہیں۔ اس کے عدم تدبر پر دلالت کرتا ہے۔

باقی رہا بھائی ویر سنگھ صاحب کا یہ کہنا۔ کہ بھائی منی سنگھ صاحب کی جنم ساکھی میں اس چولہ کا ذکر نہیں۔ یہ بھی کوئی حیرت کی بات نہیں۔ کیونکہ اس جنم ساکھی میں بھی بہت کچھ ردو بدل ہو چکا ہے۔ جس کا سکھ علماء کو اعتراف ہے جیسا کہ سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب نابھہ کا ارشاد ہے۔

"بھائی صاحب (منی سنگھ) کی تصانیف میں بھی لوگوں نے بہت گڑ بڑ کر دی ہے جس کا فیصلہ کرنا عام علماء کے لئے بہت مشکل ہے"

(گورمت سدھاکر ص ۳۶۲)

اس جنم ساکھی کی اندرونی شہادت بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اس جنم ساکھی میں سے وہ باتیں جن سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ تبدیل کر دی گئی ہیں۔ میں اس کی مثال پہلے بھی پیش کر آیا ہوں۔ جیسا کہ اس کے دو ایڈیشنوں کی عبارت سے ظاہر ہے:۔

جنم ساکھی چھاپہ پتھر	جنم ساکھی چھاپہ ٹائپ
"کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ تاں مہاراج نے اپنی شکتی کو محمد میں پاکر عرب دیش کا پیغمبر اتپت کیا۔ . . . . . . جاں بہتے پنتھ کلجگ میں ورت گئے۔ تاں محمد پیغمبر کو باپ کے ماون واسطے۔ اور نام کو جپاون واسطے۔ اور اپاسنا کے ورڈ کرنے واسطے اتپت کیا۔ لیکن اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش نہ منیا" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۶-۳۷)	"کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ اور اپنے پراچین دھرموں کو چھوڑ کر محمد وغیرہ کے پیچھے لگ پڑے . . . . جو بہتے پنتھ کلجگ میں ورت گئے۔ تو محمد پیغمبر بن بیٹھا۔ اور اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش مان کر اپنا کرم دھرم چھوڑ دیا" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۱)

اس مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام کی تائید کے تمام حوالہ جات کو سکھ لٹریچر سے نکالنا یا تبدیل کرنا ہمارے سکھ بھائیوں نے اپنا ایک خاص کام تصور کیا ہوا ہے۔ اس لئے اگر جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں اس چولہ کا ذکر نہیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

دراصل جنم ساکھی بھائی منی سنگھ کے وجود میں آنے کی غرض ہی جنم ساکھی بھائی بالا کے اس اثر کو زائل کرنا تھا۔ جو سکھ مذہب کے خلاف باباجی کے متعلق قائم ہو رہا تھا۔ جس کا ذکر بھائی منی سنگھ کی جنم ساکھی کے اوّل صفحہ پر ہی موجود ہے۔ اس لئے اگر اس جنم ساکھی میں چولہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ تو اس کی محض یہی غرض تھی۔ کہ باباجی کا اسلام لانا ثابت نہ ہو سکے۔ البتہ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ چھاپہ پتھر میں ایک چولہ کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"باباجی نے اپنا چولہ رکھ دیا۔ اور کہا کہ جو شکتیوان ہے۔ وہ اس چولہ کو پہن لے تب سری چند اور لچھمی داس سے وہ چولہ اٹھایا نہ گیا۔ اور گورو انگد صاحب نے سختا ٹیک کر پہن لیا"

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۵۸۶)

ساکھی چولہ صاحب سے ظاہر ہوتا ہے کہ باباجی کا آسمانی چولہ گورو انگد صاحب کو گدی پر بیٹھنے کے وقت ملا تھا جسے آپ نے بہت عزت اور احترام کے ساتھ اپنے پاس رکھا۔ پس جنم ساکھی بھائی منی سنگھ چھاپہ پتھر کے ص ۵۸۶ پر جس چولہ کا ذکر ہے۔ گو اس کی تفصیل اس جگہ بیان نہیں کی گئی۔ لیکن ساکھی چولہ صاحب کے حوالہ سے ملا کر پڑھنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ وہی آسمانی چولہ ہے۔ جو باباجی کو خدا کی طرف سے بطور خلعت ملا تھا۔ اور چونکہ بقول سکھ علماء حضرت بابا نانک صاحب کے دونوں فرزند آپ کی تعلیم کے پابند نہ تھے۔ اس لئے وہ چولہ ان کے قبضہ میں نہ گیا۔ حضرت بابا نانک کے فرزندوں کے نافرمان ہونے کا ذکر سری گورو گرنتھ صاحب میں بھی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے

پُتریں قول نہ پالیو پیرِ دں کن مُرٹیے
دل کھوٹے عاقی بھرن بنہہ بھار اجائن چھٹیے ص ۹۶۳

یعنی حضرت بابا نانک صاحب کے فرزند نافرمان تھے۔ ان کے دل میں کھوٹ تھا۔ اس لئے وہ باباجی کی فرمانبرداری نہ کر سکے بھائی گورداس جی نے بھی اپنی واروں میں باباجی کے فرزندوں کا نافرمان ہونا بیان کیا ہے۔

خاکسار عباداللہ گیانی

مشرق بعید سے مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کا مکتوب

جاوا اور سماٹرا کی تمام جماعتوں کے لئے درخواست دُعاء

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا ۲۰ جنوری ۱۹۴۲ء کے مکتوب میں جو انہوں نے جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو لکھا۔ تحریر فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس وقت لیکچروں کا سلسلہ بند ہے۔ اور تحریر سے ہی یا ملاقات کے ذریعہ تبلیغ ہوتی ہے۔ میں نے پانچ کتابیں اس سال لکھی ہیں۔ ایک کتاب ۲۸۰ صفحہ کے قریب ہے۔ باقی کتابیں سو سو صفحہ کے قریب ہو جائیں گی۔ لیکن کاغذ کی گرانی اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے مطبع میں روانہ نہیں کر سکتا۔ اور بعض وجوہ کی بناء پر اس وقت وہ شائع نہیں ہو سکتیں اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں جلد شائع ہونے کے اسباب میسر ہوں۔ نیز ارادہ ہے کہ کم از کم دو ماہ میں ایک مضمون پر مفصل کتاب لکھ سکوں۔ اور دسمبر کے ماہ میں جیسے میں نے پہلے خط میں عرض کیا تھا۔ کہ ایک شین رینیو چھاپنے کی احمدیہ جماعت بٹاوی نے خریدی ہے اب اس سے کام لیا جاتا ہے۔ اور ملاقات کر کے دوسروں کے گھروں میں جا کر بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ مدرسہ احمدیہ بٹاوی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ چل رہا ہے سیمنار اسلام بھی باقاعدہ ہے اور اب اس کے نمبر ۹،۱۰ کے لئے مضمون لکھ رہا ہوں۔ جو کہ اعتراضوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ پہلے دو نمبروں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور اب دو نمبروں کیلئے اور لکھ رہا [illegible] کے علاوہ کبھی کبھی ایک دو دفعہ تبلیغ [illegible] اس ماہ میں یعنی جنوری میں دس اشخاص نے بیعت فارم پر کئے ہیں۔ اور سنگا پرنا سے بھی خط آیا ہے کہ وہاں چند دن کے لئے آکر تبلیغ کروں۔ اس کے لئے بھی وقت نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ نیز یہاں کی تمام جماعتوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ جہاں جہاں ہماری مساجد اور کتب ہیں۔ اور مکان ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو سلامتی اور امن سے رکھے۔ ان دنوں تحریر کا کام دن میں کم ہو سکتا ہے۔ اور دن میں کبھی بعض دفعہ ملاقاتی یا مہمان آ جاتے ہیں۔ اس لئے بہت سی مشکلات ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ملٹری ریلوے یونٹس کے Indian Corps of Engineers میں بطور سگنیلرز تعلیم دینے اور بھرتی کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر ۶۰ امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں :-

گریڈ	مستقل تنخواہ	گریڈ کی تنخواہ گریڈ اول ـ دوم ـ اور سوم	خوراک الاؤنس	راشن الاؤنس	حجامت کا الاؤنس	جملہ نقد رقم جو ہندوستان میں ملیگی
گریڈ اول	۱۶-۰-۰	۴۵-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۶۳-۵-۰
گریڈ دوم	۱۶-۰-۰	۳۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۴۸-۵-۰
گریڈ سوم	۱۶-۰-۰	۱۷-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۳۵-۵-۰

ملٹری یونٹ میں داخل ہونے پر لباس اور راشن فری ملے گا۔
فیلڈ سروس میں جانے پر اوپر لکھی ہوئی تنخواہ کے علاوہ مبلغ -/۱۲ ماہوار الاؤنس بھی دیا جائیگا۔

۲۔ امیدواروں کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن ہو یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ عمر مورخہ ۲۵ ۲/۴۲ کو ۱۷ ۱/۲ سے کم اور ۲۴ سال سے زیادہ نہ ہو۔ تھرڈ ڈویژن میٹریکولیشن کی درخواستوں پر اس صورت میں غور کیا جائے گا۔ جبکہ سیکنڈ ڈویژن میٹریکولیشن کی درخواستیں مقررہ تعداد سے کم وصول ہوں گی۔

۳۔ اگر مزید ضرورت پڑی تو ملازمت صرف عرصۂ جنگ اور اس کے ۱۲ ماہ بعد تک کے لئے ہوگی۔ لیکن جنگ کے بعد سگنیلروں میں سے اُن آدمیوں کے متعلق جو کام میں چست ہوں۔ اور جنہوں نے میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ یا جن کی تعلیمی قابلیت اس سے زیادہ ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازمت کے لئے غور کیا جائے گا۔

۴۔ منتخب شدہ امیدواروں کو میڈیکل امتحان پاس کرنے۔ اور ان کے ناموں کا اندراج ہو جانے کے بعد والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ حاصل کرنا ہوگی جس کا عرصہ تین ماہ ہوگا۔ عرصۂ ٹریننگ میں ان کو مندرجہ ٹریننگ پیریڈ الاؤنس Training Period Allowance دیا جائیگا۔ جو مندرجہ ذیل ہوگا۔

رینک کی تنخواہ	۱۶-۰-۰ روپے
گریڈ کی تنخواہ	۹-۰-۰ روپے
راشن الاؤنس	۹-۶-۰ روپے
حجامت اور واشنگ الاؤنس	۰-۵-۰
ماہوار	۳۴-۱۱-۰ روپے

ٹریننگ کورس کو کامیابی سے ختم کرنے پر ہر ایک امیدوار کو اس کے پاس ہونے کے معیار کے مطابق مندرجہ بالا پیرا ۱ میں دیئے ہوئے گریڈ کی تنخواہ دی جائے گی۔

۵۔ سابق سگنیلرز جنکی عمر ۴۲ برس سے کم ہو بھرتی کئے جاسکتے ہیں۔ اگر ایسے آدمی ملازمت کے لئے موزوں سمجھے گئے۔ تو انہیں دوبارہ ٹریننگ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی سابق ریلوے ملازمین کو ان کی وہ تنخواہ جو کہ وہ اختتام ملازمت کے وقت لیتے تھے۔ جمع اس تنخواہ کا ۲۵ فیصدی کمپنسیٹری الاؤنس Compensatory Allowance ہندوستان میں رہنے کی صورت میں اور ۵۰ فیصدی سمندر پار جانے کی صورت میں ملے گی۔
مؤخر الذکر صورت میں ایسے آدمیوں کے لئے کم از کم تنخواہ یکصد روپیہ ماہوار ملے گی۔

۶۔ امیدوار جن کی قابلیت پیرا ۲ کی مطلوبہ قابلیت کے مطابق ہو۔ اپنے خرچ پر ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس (Highet Block) لاہور میں اپنے اصلی سرٹیفکیٹ لے کر مورخہ ۲۵ ۲/۴۲ کو پہنچ جائیں۔
منتخب شدہ امیدواروں کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ اور اس کے بعد ان کا لاہور میں نام درج کر لیا جائیگا۔ اور انہیں ٹریننگ کیلئے والٹن ٹریننگ سکول میں بھیجا جائے گا۔ کیونکہ اندراج کے بعد رخصت نہیں دی جائے گی۔ اسلئے تمام امیدواروں کو ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے تیار ہو کر آنا چاہیئے۔

۷۔ جو امیدوار ناکام رہیں گے۔ انہیں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی سفر کے لئے فری پاس دیئے جائیں گے۔

ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز ـــ لاہور

ہماری مشکلات اور احباب کرام

اخباری کاغذ کا مسئلہ دن بدن نازک تر ہوتا چلا جا رہا ہے بحر الکاہل میں جنگ کی موجودہ صورت حالات نے کینیڈا وغیرہ سے کاغذ کی درآمد کو قریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں کاغذ اسقدر تھوڑا بنتا ہے۔ کہ وہ یہاں کی ضروریات کیلئے قطعاً ناکافی ہے۔ ان حالات میں اخبارات جن مصائب میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جو آئندہ انہیں پیش آسکتے ہیں ان سے احباب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ ذرائع رسل و رسائل کی روز افزوں مشکلات اور تجارتی مرکز سے دُور ہونے کی وجہ سے ہم علی الخصوص جن صبر آزما شدائد کا ہدف بنے ہوئے ہیں۔ وہ ہر صاحب بصیرت انسان کی سمجھ میں بخوبی آسکتی ہیں۔ "الفضل" ۲۰×۲۶ سائز پر چھپتا ہے لیکن بازار میں اس سائز کا کاغذ ناپید ہے اسلئے ہمیں مجبوراً ۲۲×۲۹ سائز کا کاغذ خریدنا پڑا ہے اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم اخبار کے بقاء کیلئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے۔ اگر ان حالات میں احباب ذرا بھی اپنے اس واحد قومی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ تو ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم موجودہ مشکلات و مصائب کے ہولناک بھنور میں سے الفضل کی کشتی کو کامیابی کیساتھ کھینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم اگر یہ شکوہ کریں تو نامناسب نہ ہوگا۔ کہ بہت سے اصحاب ابھی تک اس نہایت اہم امر کی طرف سے غافل ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بھی باعث افسوس ہے کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں ہماری پے در پے التجاؤں کے باوجود سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں۔ جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار قسط وار ادائیگی کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے پھر بعض دوست ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود بر وقت ادائیگی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری ہمتوں پر اوس ڈالنے والی ہیں۔ جن کی کم سے کم اس نازک زمانہ میں توقع نہیں کی جا سکتی۔ الفضل کے چندہ کی ادائیگی کو براہ کرم ایسی ہی ضروری سمجھا جائے۔ جیسا دوسری اہم ضروریات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وی۔ پی کا بلا وجہ واپس کر دینا ناپسندیدہ امر ہے۔ لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں جو دفتر کے بار بار اعلانات اور بہت عرصہ پہلے وی۔ پی کی اطلاع شائع کر دینے کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم اس ضمن میں احباب سے پورے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

نیازمند منیجر "الفضل"

سابقون کا پہلا دور ۳۱ مارچ تک ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ جو لوگ وعدے کریں ۔ وہ جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں ۔

(احباب کرام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ یاد ہوگا ۔ کہ حضور نے سال ہشتم کے آغاز کا اعلان فرمانے کے بعد پہلا کام یہی کیا کہ اپنا عطیہ عطا فرما دیا ۔ جماعت کو عملاً یہ سبق دینے کیلئے کہ احباب بھی اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں ۔ چنانچہ بعض احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک نمونہ پر عمل بھی کیا ۔ مگر ضرورت ہے ۔ کہ سب احباب پوری توجہ سے لبیک کہیں ۔ فنانشل سیکرٹری) تاکہ انکی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے ۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کریں اور جن سے یہ نہ ہو سکے ۔ ان کیلئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے ۔"

بعض احباب نے لکھا ہے ۔ کہ رقم ماہوار قسط وار ادا ہوگی ۔ یا [illegible] مارچ تک قسط وار دے کر وعدہ پورا کرنا چاہتے ہیں

وی ۔ پی آ رہے ہیں !

ہم ۹ فروری کو ان اصحاب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے ۔ یا ۲۰ فروری تک ختم ہوتا ہے ۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی وی ۔ پی ارسال کر رہے ہیں جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں ۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں ۔ ان کے وی ۔ پی روک لئے گئے ہیں ۔ باقی سب اصحاب کی خدمت میں پرزور التجا ہے ۔ کہ براہ کرم وی ۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں ۔ ہم توقع رکھتے ہیں ۔ کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مالی مشکلات میں وی ۔ پی واپس کر کے دفتر کی مالی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہوں گے ۔ یہ نہایت ہی عاجزانہ درخواست ہے ۔ احباب خدارا اسے فراموش نہ فرما دیں ۔

خاکسار منیجر "الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

جو لوگ ریل سے سفر کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں ۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے ، کہ اگر کسی مسافر نے کسی خاص ٹرین سے سفر کی غرض سے ٹکٹ خرید لیا ہے ، جو اس کے پاس موجود ہے ، تو یہ واقعہ اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ ایسے مسافر کیلئے کسی خاص ٹرین میں جگہ بھی مہیا ہوگی اسکے متعلق جو مروجہ قانون ہے ، اسکے مطابق طلب کرنے پر ٹکٹ ضرور جاری کیا جاتا ہے ، لیکن یہ سفر کرنیوالے مسافر کا اختیار ہے کہ اپنے آرام اور ان دوسرے مسافروں کے آرام کے پیش نظر جو ٹرین میں پہلے سے موجود ہیں سفر کرنے سے خود ہی رک جائے جبکہ اس کے ٹرین میں سوار ہو جانے سے ڈبے کے اندر مسافروں کی بھیڑ ہو جائیگی ۔ جہاں تک ممکن ہو گا محکمہ ریلوے مسافروں کی مدد کیلئے ان ٹرینوں کے متعلق جو گنجائش کی حد تک مسافروں سے پر ہو جائیں انہیں مطلع کرنے کی کوشش کریگا لیکن یہ ذمہ داری نہیں لی جاتی کہ ایسی صورت حالات سے ہمیشہ مطلع کیا جائے ۔

اس لئے بڑی سرگرمی اور سنجیدگی کے ساتھ پبلک سے درخواست کی جاتی ہے ۔ کہ وہ محکمہ ریلوے کیساتھ شامل ہو کر اس معاملہ کے متعلق مدد کریں ۔

جنرل منیجر

درخواست دعا

جناب ڈاکٹر محمد جی صاحب احمدی آئی ۔ ایم ۔ ایس جو ان دنوں سنگاپور میں ہیں ۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ سنگاپور اس وقت شدید خطرات سے گھرا ہوا ہے ۔ احباب دردِ دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اور وہاں کے دیگر تمام احمدی بھائیوں کو خیر و عافیت سے رکھے اللھم آمین ۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے الفضل کی اعانت کے طور پر مبلغ پانچ روپے ارسال فرمائے ہیں ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

نوٹس

ڈاک بنگلہ گورداسپور کو یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء تک پٹہ پر دئے جانیکی غرض سے ٹنڈر مطلوب ہیں ۔ پٹہ کی شرائط میرے دفتر میں کسی کام کے روز دس بجے قبل دوپہر سے ۴ بجے بعد دوپہر تک دیکھی جا سکتی ہیں ۔

۲ ۔ ٹنڈر میرے دفتر میں دس فروری کو بارہ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں ۔

۳ ۔ ٹنڈر منظور کرنے والے افسر کیلئے ضروری نہیں ہوگا ۔ کہ وہ سب سے زیادہ قیمت کے ٹنڈر کو منظور کرے وہ ایسے شخص کو جسے وہ ناپسندیدہ سمجھتا ہے پٹہ دینے سے انکار کر سکتا ہے ۔ ترجیح ایسے شخص کو دی جا سکتی ہے جو پٹہ کی رقم بنگلہ کا چارج لینے سے قبل یکمشت ادا کر دے ۔

ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کینیڈی ڈپٹی کمشنر گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور ۔ ۸ر فروری ۔ دشمن کی گولہ باری میں شدت پیدا ہوگئی ہے ۔ جس سے شمالی حصہ میں کچھ مالی نقصان ہوا ۔ ہمارے توپخانہ نے جوہور بارو کے رقبہ میں دشمن پر گولہ باری کی ۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہوائی حملوں سے ڈچ ایسٹ انڈیز کا تمام بیڑا تباہ کر دیا گیا ہے ۔ مگر بٹاویہ سے اسکی تردید کی گئی ہے ۔ آج پھر جاپانی جہازوں نے سورابایا پر حملہ کیا ۔ جاپانیوں نے ایمبائنا کے زیادہ تر حصہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ مگر ہماری کچھ فوجیں وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہوگئی ہیں ۔ اس کے نزدیک ایک جاپانی کروزر غرق کر دیا گیا ۔ اور ایک اور مجروح ۔ سنگاپور کے رقبہ میں بھی ایک جاپانی جہاز غرق اور دو مجروح کئے گئے ۔ ڈچ ہوائی جہازوں نے ایک مال کا جہاز ڈبو دیا ۔

رنگون ۔ ۷ر فروری ۔ آج صبح جاپانی طیاروں نے چار بار حملہ کیا ۔ لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا دو جہاز گرا لئے گئے ۔ ابتک برما میں ۱۲۲ جاپانی ہوائی جہاز گرا لئے جا چکے ہیں ۔

سنگاپور ۔ ۷ر فروری ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آج جاپانیوں نے شہر کے اندرونی حصہ پر بمباری کی جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ دور مار توپیں جوہور میں لے آئے ہیں ۔

لنڈن ۔ ۸ر فروری ۔ لیبیا میں صورت حالات تا حال دلچسپی ہی ہے ۔ برطانی فوجیں کسی خاص نقصان کے بغیر ۲۵ میل روزانہ کی رفتار سے پیچھے ہٹ رہی ہیں ۔ واپس ہوتے ہوئے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا جاتا ہے ۔ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کی لاریوں کو کامیابی سے تباہ کر رہے ہیں ۔ یہ معلوم نہیں ۔ کہ ہماری فوجیں مقابلہ کیلئے کونسا مقام تجویز کریں ۔ چونکہ سولم اور الغیلا کے مابین کوئی مضبوط ڈیفنس لائن نہیں ۔ اس لئے کسی جگہ جم کر لڑنا مناسب نہیں سمجھا گیا ۔

واشنگٹن ۔ ۸ر فروری ۔ امریکن گورنمنٹ نے تنظیم کے ماتحت آنے ہوئے ریزرو دستوں کو سرگرم فوجی خدمات کے لئے طلب کر لیا ہے ۔

واشنگٹن ۔ ۸ر فروری ۔ امریکہ کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ۔ کہ فرانسیسی حکومت لیبیا میں لڑنے والی جرمن فوج کو سامان جنگ مہیا کر رہی ہے ۔ امریکن گورنمنٹ معین تفاصیل کی منتظر ہے ۔ اس کے بعد فرانس کے بارہ میں اپنے رویہ کا اعلان کر دے گی ۔

لنڈن ۔ ۷ر فروری ۔ فرانسیسی ہند چینی کے گورنر ایڈمرل ڈیکو کے رویہ سے بھی امریکہ میں تشویش پیدا ہو رہی ہے ۔ جاپانیوں کیطرف سے اسے جاپانی گورنمنٹ کا سب سے بڑا اعزازی میڈل دیا گیا ہے ۔

لنڈن ۔ ۷ر فروری ۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ سپین کے رستہ بھی لیبیا میں جرمن فوجوں کو سامان جنگ پہنچ رہا ہے ۔

واشنگٹن ۔ ۷ر فروری ۔ امریکن پریذیڈنٹ نے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ بحر اوقیانوس کی جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے اتحادی ممالک کی ایک مشترکہ کونسل قائم کر دی گئی ہے ۔ جو بوقت ضرورت خود مختار حیثیت سے کام کرے گی ۔ اس کے اجلاس واشنگٹن اور لنڈن میں ہوتے رہینگے ۔

سنگاپور ۔ ۸ر فروری ۔ جزیرہ کے باشندوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے جاپانی پیراشوٹ جزیرہ کے کسی حصہ میں اتریں ۔ اس لئے ان سے خبردار رہنا چاہیئے ۔

لنڈن ۔ ۷ر فروری ۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ محوری فوجوں نے العزالہ کے مقام پر پھر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو طبرق سے چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی

مدراس ۔ ۸ر فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ تحریک خاکساران کے بانی جناب مشرقی صاحب اس تحریک کے بارہ میں آخری تصفیہ کے لئے حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں ۔ اور امید ہے کہ بہت جلد کوئی فیصلہ ہو جائیگا مشرقی صاحب کے بہت سے رفقاء آپ سے ملنے کے لئے جا رہے ہیں ۔

لاہور ۔ ۷ر فروری ۔ آج بیوپار منڈل کے دفتر سے ۱۰۱ بیوپاریوں کا جتھا خلاف ورزی قانون کی نیت سے بصورت جلوس روانہ ہوا ۔ انارکلی میں پولیس نے اسے روکا اور ان میں سے ۹۶ بیوپاریوں کو گرفتار کر لیا ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے ۔ اور جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ سرگودھا اور ملتان میں بھی گرفتاریاں ہوئیں ۔ امرتسر اور بعض دوسرے شہروں میں جلوس نکلے ۔ مگر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ۔

قاہرہ ۔ ۷ر فروری ۔ نحاس پاشا نے مصر کی نئی وزارت مرتب کر لی ہے ۔ آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کی شدید مذمت کی ۔ جو مصر اور برطانیہ میں نفاق پیدا کرنے کے لئے دشمن کی طرف سے کیجا رہی ہیں ۔ آپ نے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ مل کر کوئی کام نہیں کر سکتے ۔ جو جمہوریت اور نیشنلزم کے دشمن ہیں ۔ ہم مصر اور برطانیہ کے معاہدہ کا پورا احترام کریں گے ۔ وزیر خارجہ و داخلہ بھی نحاس پاشا ہی ہوں گے ۔

کلکتہ ۔ ۷ر فروری ۔ حکومت بنگال نے کلکتہ اور اس کے گرد و نواح میں ۴۴ میل لمبے مورچے تیار کرائے ہیں ۔ میمن سنگھ ۔ چٹاگانگ اور آسن سول میں بھی ایسے مورچے بنائے گئے ہیں ۔

ماسکو ۔ ۸ر فروری ۔ روسی فوجوں نے ماسکو ریگا ریلوے لائن کے اہم شہر ریزبو کا زبردست محاصرہ شروع کر دیا ہے ۔ جرمنوں کی سمالنسک کی حفاظتی لائن کا یہ اہم مورچہ ہے ۔

چنگکنگ ۔ ۷ر فروری ۔ چینی فوجوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے کینٹن کولون ریلوے خطرہ میں پڑ گئی ہے ۔ اور اس خطرہ کے پیش نظر جاپانیوں نے پوکلو وانچو کی طرف نیا حملہ شروع کیا ہے ۔ اور جاپانی فوجیں شہر کے شمال میں ایک پہاڑی پر پہنچ گئی ہیں ۔

برلن ۔ ۸ر فروری ۔ فرانس میں خوراک کی سخت قلت ہو رہی ہے ۔ جنوبی علاقہ میں لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو رہے ہیں ۔ دفتر خوراک کے چیف کنٹرولر کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ کیونکہ وہ روٹی کے ٹکٹ ناجائز طور پر فروخت کرتا تھا ۔

روم ۔ ۷ر فروری ۔ اطالوی ریڈیو کا بیان ہے ۔ کہ فلسطین کے سابق وزیر اعظم اور رشید علی سابق وزیر اعظم عراق آج یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر گوئیلز اسلامی ممالک میں پروپیگنڈا کی وسیع مہم کی سکیم تیار کر رہا ہے اور یہ دونوں شاہ امان اللہ خان سے مل کر اس سکیم کو عملی جامہ پہنائیں گے ۔

لنڈن ۔ ۷ر فروری ۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ روس [illegible] محاذ پر دو روسی ڈویژنوں کو گھیر کر تباہ کر دیا گیا ہے ۔ گذشتہ دو ہفتہ میں ۱۸ ہزار روسی ہلاک کئے گئے ہیں اور بہت سا سامان جنگ ان سے چھین لیا گیا ہے ۔

لاہور ۔ ۷ر فروری ۔ آجکل بیوپاریوں نے جو ہڑتال شروع کر رکھی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس سے انہیں پچاس لاکھ روپیہ روزانہ کا نقصان ہو رہا ہے ۔

لاہور ۔ ۷ر فروری ۔ مسٹر پی ۔ این جوشیور کو پنجاب کا آفیشل ریسیور مقرر کیا گیا ہے ۔

دہلی ۔ ۷ر فروری ۔ وائسرائے ہند نے سنگاپور کے ہندوستانیوں کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں کہا ہے کہ ہندوستان کی عزت اور حفاظت تمہارے ہاتھ میں ہے ۔ تم اس ملک کے مشرقی دروازہ کے محافظ ہو ۔ دشمن نہایت ظالم اور فریب کار ہے ۔ لیکن تمہاری پامردی اسے ہندوستان تک نہ پہنچنے دیگی ۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا ۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر :۔ غلام نبی ۔